© rasailojaraid.com

یہ اس زمانے کے لائق احترام اور عالی مرتبت بزرگانِ کرام تھے، جب بڑے سے بڑے عالم کو مولوی کہا جاتا تھا یا پھر زیادہ سے زیادہ ان کے نام کے ساتھ "مولانا مولوی" لکھا جاتا تھا۔ اس دور میں شاید زبدۃ العلما، عمدۃ المفسرین، قدوۃ الصالحین، رأس الاتقیا، شیخ القرآن والحدیث، امام العصر اور شیخ الاسلام وغیرہ القاب ایجاد نہیں ہوئے تھے، نہ علامہ اور فہامہ قسم کے الفاظ کبھی سننے میں آئے تھے۔ اب یہ حال ہے کہ القاب کی کثرت اور خطابات کی اگاڑی پچھاڑی میں میرے جیسے ناواقف کے لئے کسی عالم کا اصل نام تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

پہلے پہل القاب نویسی کا آغاز بریلوی حضرات نے کیا۔ پھر یہ مرض دیوبندی مقالہ نگاروں میں آیا اور اب کچھ عرصے سے یہ متعدی بیماری بعض اہل حدیث مصنفوں اور مضمون نویسوں کو لاحق ہو گئی ہے۔ علم گھٹتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ القاب و خطابات لے رہے ہیں۔"

رنگ سخن

جو روتے ہیں ان کو ذرا چپ کرا دو
خوشی کی کوئی بات ان کو سنا دو
مسائل کے حل کا یہی ہے طریقہ
جو بیٹھی رہے وہ کمیٹی بٹھا دو
مبارک ہو تم کو یہ اربوں منافع
مگر کارکن کی بھی اُجرت بڑھا دو
نہ سوچیں کہ مالک یہ کیا کر رہے ہیں
گرانی کے دریا میں ان کو گرا دو
ملا کر یہ تھوڑا سا زہرِ ہلاہل
انھیں تم یہ مشروب مشرق پلا دو
مٹانا ہے غربت کو تم نے جو تائب
غریبوں کا نام و نشاں تک مٹا دو

پروفیسر محمد اکرام تائب

© rasailojaraid.com